قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 18 دسمبر 2021ء | 13 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 18 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:301

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۱﴾

(الحجرات: 10-11)

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

’’مومن کے لئے حکم ہے کہ اول تو تم ان جھگڑوں سے بچو، اور اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ یہ لڑائی جھگڑے آپس میں ہونے لگیں تو دوسرے مومن مل بیٹھیں، اور ان کی آپس میں صلح کروائیں۔ دونوں کو قائل کریں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر یوں لڑنا اچھا نہیں ہے۔ کیوں اللہ تعالیٰ کے نافرمان بنتے ہو۔ آپس میں ایک دوسرے کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک دوسرے سے بدلے لینے کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ اگر وہ اس کو سمجھانے سے باز آ جائیں اور صلح اور صفائی سے کسی فیصلے پر پہنچ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر جو فیصلہ نہیں مانتا اس کو پھر فرمایا کہ سزا دو۔ اس کو معاشرے میں کوئی مقام نہ دو، اس کے ہمدرد نہ بنو۔

اب بعض جھگڑوں کے فیصلے کے لئے لوگ جماعتی طور پر بھی قضاء میں آتے ہیں یا ثالثی کرواتے ہیں۔ اور جب ایک فیصلہ ہو جاتا ہے۔ تو بعض ان میں سے فیصلہ ماننے سے انکار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے جب ان کو کوئی تعزیر ہوتی ہے کوئی سزا ملتی ہے، کیونکہ جماعتی معاشرے کے اندر تو نظام جماعت کا فیصلہ نہ ماننے پر اظہار ناپسندیدگی ہو سکتا ہے نا۔ کوئی پولیس فورس تو جماعت کے پاس ہے نہیں تو جب یہ سزا ملتی ہے تو فیصلہ نہ ماننے والوں کے عزیز یا دوست بجائے اس کے کہ ان پر دباؤ ڈالیں کہ برکت اسی میں ہے کہ فیصلہ مان لو، یہ کہنے کی بجائے ان کی حمایت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ناجائز حمایت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو اس طرح کی ناجائز حمایت سے تو سزا یافتہ شخص کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اس کو پتہ ہے میرا بھی ایک گروہ ہے میرے قریبی میرا برا نہیں مان رہے۔ میرا اٹھنا بیٹھنا جس معاشرے میں ہے اس میں اس چیز کو برائی نہیں سمجھا جا رہا۔ تو پھر اصلاح نہیں ہوتی۔ یا ہوتی ہے تو بڑا لمبا عرصہ چلتا ہے۔ اس لحاظ سے اصلاح کے لئے حکم ہے تو پورے معاشرے کو حکم ہے کہ جب کسی کے خلاف تعزیر ہو تو پورا معاشرہ اس پہ دباؤ ڈالے، اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ نہ کہ ناجائز حمایت۔‘‘

(خطبہ جمعہ 17؍ستمبر 2004ء)

اس شمارہ میں

- حمدِ باری تعالیٰ (منظوم)
- مالی دا کم پانی دینا، بھر بھر مشکاں پاوے (اداریہ)
- کیا نبوّت آلِ ابراہیمؑ تک محدود ہے؟
- نماز باجماعت کی اہمیت

فرمانِ رسول ﷺ

طاقتور پہلوان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔

(بخاری کتاب التفسیر باب وھو الد الخصام)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہ صلی اللہ علیہ وسلم للاثام 02 صفحہ 92)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث 6114)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض

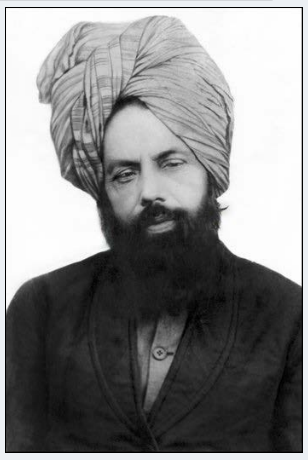

’’اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہو گی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99 ایڈیشن 1988ء)

’’خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

دربارِ خلافت

اخلاق و مذہبی اصولوں کے اتم کامل محمدؐ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ: ’’کیا یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جس شخص نے حقیر و ذلیل بت پرستی کے بدلے، جس میں اُس کے ہم وطن یعنی اہل عرب مبتلا تھے، خدائے برحق کی پرستش قائم کر کے بڑی بڑی ہمیشہ رہنے والی اصلاحیں کیں، وہ جھوٹا نبی تھا؟ کیا ہم اس سرگرم اور پُر جوش مصلح کو فریبی ٹھہرا سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص کی تمام کارروائیاں مکر پر مبنی تھیں؟۔ نہیں، ایسا نہیں کہہ سکتے۔ بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بجز دلی نیک نیتی اور ایمانداری کے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتھ ابتدائے نزول وحی سے اخیر دم تک مستعد نہیں رہ سکتے تھے۔ جو لوگ ہر وقت اُن کے پاس رہتے تھے اور جو اُن سے بہت کچھ ربط ضبط رکھتے تھے اُن کو بھی کبھی آپ کی ریاکاری کا شبہ نہیں ہوا۔‘‘

پھر لکھتا ہے کہ: ’’یہ بات یقینی طور پر کامل سچائی کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اگر مغربی شہزادے مسلمان مجاہدین اور ترکوں کی جگہ ایشیا کے حکمران ہو گئے ہوتے تو مسلمانوں کے ساتھ اس مذہبی رواداری کا سلوک نہ کرتے جو مسلمانوں نے عیسائیت کے ساتھ کیا۔ کیونکہ عیسائیت نے تو اپنے ان ہم مذہبوں کو نہایت تعصب اور ظلم کے ساتھ تشدد کا نشانہ بنایا جن کے ساتھ اُن کے مذہبی اختلافات تھے۔‘‘

(An Apology for Mohammed and the Koran by John Devenport, page82, Chapter: The Koran, printed by J.Davy and Sons, London, 1882)

پھر یہی جان ڈیون پورٹ لکھتے ہیں کہ: ’’اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام منصفوں اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کی سوانح حیات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح حیات سے زیادہ مفصل اور سچی ہو۔‘‘

(ایضاً)

پھر مائیکل ایچ ہارٹ (Michael H.Hart) اپنی کتاب ”A Ranking of the Most Influential Persons in History“ میں لکھتے ہیں کہ: ’’دنیا پر اثر انداز ہونے والے لوگوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پہلے نمبر کیلئے منتخب کرنا بعض پڑھنے والوں کو شاید حیرت زدہ کرے اور بعض اس پر سوال بھی اُٹھائیں گے۔ لیکن تاریخ میں وہ واحد شخص تھا جو کہ مذہبی اور دنیاوی ہر دو سطح پر انتہائی کامیاب تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی اس بات کا کیسے اندازہ کرے کہ انسانی تاریخ پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کس طرح اثر انداز ہوئے؟ دیگر مذاہب کی طرح اسلام نے بھی اپنے پیروکاروں کی زندگیوں پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں پائے جانے والے عظیم مذاہب کے بانیوں کو اس کتاب میں اہم مقام دیا گیا ہے‘‘۔ لکھتا ہے کہ ’’ایک اندازے کے مطابق دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے دوگنا ہے‘‘۔ (جب اُس نے لکھا تھا اُس وقت کی بات ہے) ’’اس لحاظ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عیسیٰ سے پہلے رکھنا شاید آپ کو عجیب لگے۔ لیکن میرے اس فیصلہ کے پیچھے دو بڑی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ عیسائیت کے فروغ میں عیسیٰ (علیہ السلام) کے کردار کی نسبت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسلام کے فروغ میں کہیں زیادہ بقیہ صفحہ 3 پر

حمدِ باری تعالیٰ

قلم جو اس گھڑی رفتار میں ہے
تری حمد و ثنا اشعار میں ہے

جو پل میں طور کو بھی خاک کر دے
تجلّی وہ ترے دیدار میں ہے

بقا حاصل ہے تجھ کو میرے مولا
فنا سب کو ترے سنسار میں ہے

نمایاں ہے تری قدرت خدایا
کرم تیرا مرے افکار میں ہے

نبیؐ میرا تری تخلیق اعلیٰ
کمالِ فن ترے شہکار میں ہے

وہی واحد ہے مالک سب کا بشریٰ
سبھی اُس کا ہے جو سنسار میں ہے

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

آج کی دعا
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی خوبصورت دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ،وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ،وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ

(ترمذی کتاب الدعوات باب من ادعیۃ النبیؐ)

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے شکر کا حق ادا کرسکوں اور کثرت سے تیرا ذکر کرسکوں اور تیری باتوں پر عمل کرسکوں اور تیرے احکام کی پابندی کرسکوں

یہ سید و مولیٰ، رحمۃ للعالمین، خاتم الانبیاء، پیارے رسول حضرت محمدؐ کی حمد و شکر کی خوبصورت دعا ہے۔

پیارے امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہؐ سے یہ دعا سیکھی:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ

اے میرے اللہ! تو مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے شکر کا حق ادا کرسکوں اور کثرت سے تیرا ذکر کرسکوں اور تیری باتوں پر عمل کرسکوں اور تیرے احکام کی پابندی کرسکوں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ مَیں بکثرت یہ دعا مانگتا ہوں۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب من ادعیۃ النبیؐ)

عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: حمد شکر کا سرچشمہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کی اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الدعوات الفصل الثانی 2307)

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ:218)

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

مالی دا کم پانی دینا، بھر بھر مشکاں پاوے

روز نامہ الفضل آن لائن کے لکھاریوں، قلم کاروں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ بعض مضمون نگار تو قسط وار مضامین بھجوا رہے ہیں۔ اور بعض مختصر مگر نئے نئے عناوین پر قلم آزمائی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور دن بدن اخبار الفضل کے گلدستہ میں نہ صرف پھولوں کا اضافہ ہو رہا ہے بلکہ پھولوں کی ورائٹی، رنگت اور خوشبو کی مہک بڑھتی جا رہی ہے۔

ادارہ الفضل آن لائن کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر مضمون اور آرٹیکل کو ایڈٹ کر کے قابلِ اشاعت بنایا جائے۔ تاہم چند مضامین بعض سقم کی وجہ سے جلد جگہ نہیں بنا پاتے۔ ان میں بعض تو ہاتھ سے لکھے ہوتے ہیں۔ بعض ان پیج میں کمپوز ہوئے ہوتے ہیں جبکہ ہماری Requirment ورڈ مائیکرو سافٹ میں کمپوزنگ ہے اور چند مضامین ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر کوئی نام وغیرہ درج نہیں ہوتا۔ اور پھر انہی کی طرف سے مضمون کے جلد اشاعت نہ ہونے پر شکوہ ہوتا ہے۔

ہم نے جب اخبارات کے لئے لکھنا شروع کیا تو ہمارے بزرگ اساتذہ نے جو قیمتی گُر بتائے تھے۔ ان میں ایک نایاب گُر یہ تھا کہ آپ اخبار کے لئے لکھتے جائیں اور بغرض اشاعت ان کو متعلقہ اخبار تک بھجواتے رہیں۔ اور یہ ہرگز نہ سوچیں کہ یہ طبع ہوا ہے یا نہیں اور نہ ایڈیٹر کو یاددہانی کروائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مضمون کی اشاعت سے حوصلہ بڑھتا ہے لیکن اساتذہ کا کہنا تھا کہ مسلسل لکھتے رہنے سے آپ کو لکھنے کی عادت ہو گی اور تحریر پختہ ہو گی۔ لیکن آج بعض ایسے بھی ہیں کہ ادھر مضمون الفضل کے لئے بھجوایا نہیں اُدھر پوچھنے کے لئے فون پر فون کرنے شروع کر دیتے ہیں۔

لیکن ان کے مقابل پر ایسے قلمکار حضرات و خواتین بھی موجود ہیں جو کثرت سے الفضل آن لائن کے لئے آرٹیکلز لکھتے ہیں اور وہ اپنے مضامین کے حوالہ سے ادارہ کو پوچھتے تک نہیں اور نہ یاددہانی کرواتے ہیں گو ادارہ حصہ رسدی کے مطابق اپنے مستقل مضمون نگاروں کو آنر دیتا اور ان کے مضامین شائع کرتا ہے۔ ان میں ایک جناب انجنیئر محمود مجیب اصغر اور ایک مسز امۃ الباری ناصر آف امریکہ ہیں۔ ہر دو سے دو مختلف مقامات پر دو مختلف اوقات میں خاکسار نے ہی بات کی کہ بسا اوقات آپ کے درجن کے لگ بھگ مضامین ہمارے پاس بطور امانت جمع ہو جاتے ہیں لیکن وہ بعض دیگر اہم مضامین، خطبات، خطابات اور رپورٹس کی وجہ سے جگہ نہیں بنا پاتے۔ تو ہر دو نے بے ساختہ میاں محمد بخش صاحب کا یہ شعر پڑھا جس کا ایک مصرعہ خاکسار نے اس آرٹیکل کا عنوان بنایا ہے۔

مالی دا کم پانی دینا، بھَر بھَر مشکاں پاوے
مالک دا کم پھَل پھُل لانا، لاوے نہ لاوے

میاں محمد بخش صاحب نے اس شعر کو تو کسی اور رنگ میں کہا مگر اوپر درج الفضل سے محبت کرنے والے دو دوستوں نے کمال محبت اور عشق سے روزنامہ الفضل کے ساتھ جوڑ کر ایک ایسا مضمون میرے دل و دماغ میں سلجھا دیا جس کو بیان کرنا میرے پر اس لئے قرض معلوم ہوتا ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کا اس انعامِ خداوندی پر شکر ادا ہو سکے۔ گویا کہ ان دو افراد نے الفضل سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ کو ’’مالی‘‘ قرار دیا ہے اور الفضل کو پھلدار درخت، جو باغِ احمدیت میں سے ایک ایسا سدا بہار خوبصورت پودا ہے۔ جو سایہ دار بھی ہے، جس کو پھول بھی لگتے ہیں جن کی بھینی بھینی خوشبو سے نہ صرف اس کے اردگرد یا اس پر بسیرا کرنے والے روحانی چرند پرند فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ وہ پھول، پھلوں میں تبدیل ہو کر نہ صرف روحانی لوگوں کی سیری کا باعث بنتا ہے بلکہ مقوی غذا ہوتے ہوئے تقویت کا سامان بھی کرتا ہے۔ اور ان پھلوں کی لذت تادیر زبان اور طبیعت پر محسوس ہوتی ہے۔

یہی کیفیت اخبار الفضل کی ہے۔ اس وقت دنیا میں تو ان گنت پھل اور میوے موجود ہیں۔ جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتے۔ اب انٹرنیٹ نے اس حد تک دنیا کے پھل متعارف کروا دیئے ہیں مگر فوٹوز اور وڈیوز میں ان کا ذائقہ تو نہیں چکھا جا سکتا۔ سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کو اگر چینلز پر دیکھیں تو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے ذکر میں فوراً رنگ برنگے پھلوں کی شکلیں ٹی وی پر نمودار ہوتی ہیں جن کو دیکھ کر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ بار بار کہنے کو دل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جن درختوں یا پھلوں کا ذکر قرآن کریم میں کیا ہے ان میں سے کھجور، زیتون اور انار کا ذکر بار بار ملتا ہے۔ کھجور کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ فرماتے ہیں۔

’’میں نے مخالف لوگوں کی کتابوں میں ایک حدیث پڑھی ہے جس نے مجھے بڑے غور کا موقع دیا اور وہ حدیث مجھے بڑی ہی دلچسپ معلوم ہوئی (اگر ہے) اس کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ کھجور کا درخت اس بقیہ مٹی سے بنایا گیا جس سے حضرت آدم علیہ السلام بنائے گئے تھے اور اس لئے وہ مسلمان کی پھوپھی ہے۔ بڑے غور اور فکر کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ فقرہ نبوت کے چشمہ سے ضرور نکلا ہے اور ساتھ ہی مجھے رنج بھی ہوا۔ ایک اور حدیث کا مضمون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا کہ ایک درخت ہے کہ وہ مومن کی مثال ہے اور پھر آپ ہی فرمایا کہ وہ کھجور ہے۔ اس میں سِر کیا تھا؟ کھجور کے درخت میں چند خصوصیتیں ہوتی ہیں۔

(1) کھجور کا پھل روٹی کا قائمقام ہوتا ہے۔ (2) روٹی کے ساتھ سالن کا بھی کام دیتا ہے۔ (3) پھل کا پھل بھی ہے۔ (4) شربت کا کام بھی دیتا ہے۔ (5) اس کے پتے ہوا کے شدید سے شدید جھوکوں سے بھی نہیں گرتے ہیں۔ (6) پھر پتوں کے پنکھے چٹائیاں بنتی ہیں۔ (7) تنے کی رسیاں بنتی ہیں۔ (8) ریشوں سے تکیے بنتے ہیں۔ (9) لکڑی کام آتی ہے۔ (10) کھجور کی گٹھلی سے جانوروں کے لیے عمدہ غذا بنتی ہے۔ (11) شاخوں کے سرے کے درمیان کی گری مقوی ہوتی ہے۔

غرض کھجور ایک ایسا درخت ہے کہ اس کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو مفید اور نفع رساں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت کی مثال سے یہ بتلایا ہے کہ مسلمان کو بڑا ہی نفع رساں ہونا چاہئے اور ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ کوئی ابتلا اس پر اثر نہ کر سکے مگر مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا کہ آج مسلمانوں کی یہ حالت نہیں رہی۔‘‘

(ارشاداتِ نور جلد اوّل صفحہ 72-73)

الفضل بھی بس ایک ایسا درخت ہے جس کو مضمون نگار، شعراء بطور مالی کے پانی دیتے ہیں اور قارئین مطالعہ اور دعاؤں سے اس درخت کی مضبوطی میں مدد اور معاون گار ثابت ہوتے ہیں اور دوسری طرف یہ پودا اور درخت بھی قارئین کے لئے تقویت اور غذائیت کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اخبار الفضل کو ایسے مالی ہزاروں کی تعداد میں عطا کرتا رہے جو پانی کی مشکیں ڈالتے رہیں اور الفضل بھی ان کے لئے تقویت اور ازدیاد ایمان و علم کا موجب بنتا رہے۔ آمین

(ابوسعید)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

اہم کردار تھا۔ گوکہ عیسیٰ (علیہ السلام) ہی عیسائیت کے روحانی اور اخلاقی ضابطہ حیات (یعنی وہ عیسائی ضوابط جن کا یہودیت سے اختلاف ہے) کے موجب ہوئے مگر عیسائیت کو فروغ دینے کے حوالہ سے سینٹ پال نے بنیادی کردار ادا کیا۔ عیسائیت کو موجودہ شکل دینے والا اور نئے عہد نامہ کے ایک بڑے حصے کو لکھنے والا سینٹ پال ہی تھا‘‘

پھر لکھتا ہے: ’’جبکہ مذہب اسلام اور اس میں موجود تمام اخلاقی و مذہبی اصولوں کے ذمہ دار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس نئے مذہب کو خود شکل دی اور اسلامی تعلیمات کے نفاذ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے مقدس صحیفہ یعنی قرآن جو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بصیرت پر مشتمل ایک کتاب تھی کو بھی لکھنے والا محمد تھا‘‘۔ (یعنی جو مخالف ہے اس نے یہ تو بہرحال لکھنا ہے) کہتا ہے کہ ’’جس کے بارے میں وہ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر وحی کیا گیا۔ قرآن کے ایک بڑے حصہ کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں ہی نقل کر کے محفوظ کر لیا گیا تھا۔ اور آپ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہی اس کو مجموعہ کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا۔ اس لئے قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات اور تصورات کی حقیقی عکاسی کرتا ہے اور ایک مکتبہ فکر کے مطابق وہ آپ کے ہی الفاظ ہیں۔ جبکہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی تعلیمات کا اس طرح سے کوئی مجموعہ نہیں ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک قرآن کی وہی اہمیت ہے جو عیسائیوں کے نزدیک بائبل کی ہے۔ اس لئے قرآن کے ذریعہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں پر بھرپور طریق سے اثر انداز ہوئے۔ اغلب گمان یہی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسلام پر زیادہ اثر ہے بہ نسبت اُس اثر کے جو عیسیٰ (علیہ السلام) اور سینٹ پال نے مجموعی طور پر عیسائیت پر ڈالا۔ خالصتاً مذہبی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی انسانی تاریخ پر اتنا ہی اثر انداز ہوئے جتنا کہ عیسیٰ (علیہ السلام)‘‘۔ (اس کی اپنی رائے ہے لیکن بہرحال یہ تسلیم کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمبر ایک ہے۔ اور پھر اس نے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں مذہبی سربراہ تھے وہاں دنیاوی حکومت کے سربراہ بھی تھے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ مقام نہیں ملا‘‘۔ پس ہر معاملے میں آپ کا اُسوہ آپ کی ذات کو مزید روشن کرتے ہوئے چمکا کر پیش کرتا ہے۔

(The100:A Ranking of the Most Influential Persons in History)

(خطبہ جمعہ 5/ اکتوبر 2012ء)

انصر رضا، واقفِ زندگی، کینیڈا

کیا نبوّت آل ابراہیمؑ تک محدود ہے؟

بعض لوگ سورۃ العنکبوت کی مندرجہ ذیل آیت پیش کر کے کہتے ہیں کہ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریّت میں ہی محدود و مخصوص ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریّت میں سے نہیں ہیں اس لئے وہ نبی نہیں ہو سکتے۔

وَ وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ جَعَلۡنَا فِیۡ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ وَ الۡکِتٰبَ وَ اٰتَیۡنٰہُ اَجۡرَہٗ فِی الدُّنۡیَا ۚ وَ اِنَّہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ

(العنکبوت: 28)

ترجمہ: اور ہم نے اُسے (یعنی ابراہیم کو) اسحاق اور یعقوب عطا کئے **اور اس کی ذریّت میں بھی نبوت اور کتاب (کے انعام) رکھ دیئے۔** اور اُسے ہم نے اُس کا اجر دنیا میں بھی دیا اور آخرت میں تو وہ یقیناً صالحین میں شمار ہوگا۔

اس اعتراض کا ایک جواب تو یہ ہے کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل فارس میں سے ہیں جو احادیث کے مطابق بنو اسحاق ہیں لہٰذا اُن کا ذریّت ابراہیم میں ہونا ثابت ہے۔

فارس عصبتنا اھل البیتِ لان إسماعیلَ عمٌّ ولدِ إسحاقَ و إسحاقُ عمٌّ ولدِ إسماعیلَ

(فی تاریخه۔عن ابن عباس)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل بیت! فارس ہمارا عصبہ ہے اس لئے کہ اسماعیلؑ اسحاقؑ کی اولاد کے چچا ہیں اور اسحاقؑ اسماعیلؑ کی اولاد کے چچا ہیں۔

(تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباسؓ)

لَوۡ کَانَ الۡاِیۡمَانُ عِنۡدَ الثُّرَیَّا لَذَھَبَ بِہٖ رَجُلٌ مِّنۡ اَبۡنَاءِ فَارِس حَتّٰی یَتَنَاوِلُہٗ

(عن ابی ھریرۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا کے نزدیک بھی ہو تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص وہاں جائے گا اور اسے حاصل کرلے گا۔

(مسلم بروایت ابوہریرۃؓ)

کنزالعمال الباب الثامن فی فضائل الامکنة و الازمنة الفصل الاول فی الامکنة مکة وما حوالیھا زادھا اللہ جلد12 صفحہ 303،

''اِبۡنِ عُمَرَ۔ آلُ فَارِسِ مِنۡ وَّلَدِ إِسۡحَاقَ بۡنِ إِبۡرَاھِیۡمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡھِمَا۔''

(الفردوس بمأثور الخطاب جز اول باب الالف صفحہ 418)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آل فارس اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ آل اور ذریّت میں پیروکار بلکہ قوم تک شمار کی جاتی ہے۔ چنانچہ سورۃ ابراہیم کی مندرجہ ذیل آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے کہ جو کوئی میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے۔یعنی آپ کی آل میں سے ہوگا۔

رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضۡلَلۡنَ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنۡ تَبِعَنِیۡ فَاِنَّہٗ مِنِّیۡ ۚ وَمَنۡ عَصَانِیۡ فَاِنَّکَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۷﴾

(ابراہیم: 37)

اے میرے ربّ! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنا دیا ہے۔ **پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے** اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرے گا آپؑ کی آل میں شمار کیا جائے گا۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ سورۃ الحج کی مندرجہ ذیل آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کرو۔ اب یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی آل اولاد نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام مسلمانوں کا باپ قرار دیا جو کہ ظاہر ہے روحانی باپ ہیں جسمانی نہیں۔ جیسا کہ سورۃ الاحزاب کی آیت (33:7) کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کو تمام مسلمانوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے جو کہ ظاہر ہے روحانی درجہ ہے جسمانی نہیں۔

وَجَاھِدُوۡا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ؕ ھُوَ اجۡتَبٰکُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّۃَ اَبِیۡکُمۡ اِبۡرٰھِیۡمَ ؕ ھُوَ سَمّٰکُمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۬ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِیۡ ھٰذَا لِیَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَھِیۡدًا عَلَیۡکُمۡ وَتَکُوۡنُوۡا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ۚۖ فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰہِ ؕ ھُوَ مَوۡلٰکُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ﴿۷۹﴾

(الحج: 79)

اور اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملات میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ **یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔** اُس (یعنی اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تا کہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

بالفرض سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابنائے فارس میں سے نہ بھی ہوتے جو بنو اسحاق ہونے کی وجہ سے آل ابراہیمؑ یا ذریّت ابراہیمؑ میں شمار کئے گئے ہیں، تب بھی سورۃ ابراہیم اور سورۃ الحج کی مندرجہ بالا ان دونوں آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دیگر اتباع ابراہیمؑ کی طرح حضرت ابراہیمؑ کی آل و ذریّت میں سے ہیں۔

مندرجہ ذیل دو تاریخی حوالوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مغل دراصل برلاس ترک تھے جن کا آبائی وطن فارس ہی کہلاتا تھا۔

''بابر تیمور اور شاہ رخ کے ورثہ کا دعویدار تھا اور اس نے اس بناء پر ہندوستان میں مغل خاندان کی داغ بیل ڈالی۔ یہ مغل دراصل برلاس ترک تھے۔منگولوں سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔لیکن کچھ منگولوں کی سی طرز معاشرت نیز ان کے ساتھ تعلق پر ان کا اپنا اصرار اس ورثہ کا ایک حصہ بن گیا۔''

(ہندوپاک میں اسلامی کلچر از پروفیسر عزیز احمد۔ترجمہ ڈاکٹر جمیل جالبی صفحہ 30 ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی)

''سب سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چھٹی صدی عیسوی میں مملکت ایران کا حدود اربعہ کیا تھا۔ یہ کن ممالک اور علاقہ جات پر مشتمل تھی۔ چھٹی صدی عیسوی میں مملکت ایران کا حدود اربعہ وہ نہیں تھا جو آج کے ایران کا ہے۔موجودہ دور کی بہت سی آزاد مملکتیں اس وقت ایران کا ایک حصہ تھیں۔ ول ڈیورانٹ(WILL DURRANT)اپنی مشہور کتاب (THE AGE OF FAITH) میں رقمطراز ہے تیسری صدی عیسوی کا ایران (چھٹی صدی میں بھی یہی حالات تھے) مندرجہ ذیل ممالک پر مشتمل تھا۔ افغانستان، بلوچستان، سودیانہ (SOGDIANA)، بلخ اور عراق، موجودہ پرشیا جس کو فارس کہتے ہیں یہ اس وقت کی مملکت کا ایک جنوب مشرقی صوبہ تھا۔اس کو ایران کہنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ آریوں کا ملک تھا۔ (دی ایج آف فیتھ صفحہ 136) اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔ یہ سلطنت بلوچستان، کچ، مکران، کرمان، غور، بامیان، ہندوکش، سیستان، زابلستان، خراسان، ماوراء النہر، رشت، اصفہان، مازندران، استرآباد، گرگان، فارس، لارستان، خوزستان، افغانستان، کابلستان، پنجاب، کردستان، شیروان، بابل، موصل، اور دیار بکر پر مشتمل تھی۔''

(دائرہ معارف اسلامیہ اردو صفحہ 627 جلد 3 طبع اول 1968ء)

(ضیاء النبی ﷺ, جلد اوّل، از پیر کرم شاہ الازہری صفحہ 37)

بقیہ: ''عظمت قوم ہے حسن کردار میں''...... از صفحہ 7

میں فیس ماسک، کارڈز، پھول اور گفٹ پیک تیار کر کے مختلف اداروں میں رضاکارانہ طور پہ پیش کئے ہیں جس میں سینکڑوں احمدی خواتین نے بھرپور حصہ لیا۔ الحمد للہ۔مختلف شعبہ ہائے زندگی کے بے شمار معمولات ہیں جہاں یہ خدا تعالیٰ کی لونڈیاں خاموشی سے اپنا کام سرانجام دے رہی ہیں اور ان سب سے نہ صرف وہ اپنے سچے وعدوں والے خدا کو خوش کرنے کا باعث بن رہی ہیں بلکہ معاشرے کی اور وطن کی وہ گمنام مجاہدات ہیں جن کا شائد آج کسی کو اعتراف نہ ہو مگر آنے والا وقت یہ ثابت کرے گا کہ انہوں نے اس ملک و قوم کے لئے کیا کردار ادا کیا ہے۔ ان گمنام مجاہدات کی تعداد گو بہت زیادہ ہے اور ممکن نہیں کہ ان سب کا تھوڑا تھوڑا بھی تعارف پیش کیا جاسکے۔ اس لئے چند ایک مثالیں پیش کی ہیں۔

اپنے مذہب قوم اور وطن کی خاطر قربانی کا عہد کرنے والی: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں ''۔۔۔آج اگر کوئی اپنے مذہب قوم اور وطن کی خاطر قربانی کا عہد کرنے والی ہے تو وہ احمدی عورت ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے احمدی عورت کو یہ توفیق عطا فرمائی۔ آج اگر سچائی پر ہمیشہ قائم رہنے کا عہد کرنے والی کوئی عورت اور کوئی بچی ہے تو وہ احمدی عورت اور احمدی بچی ہے۔ آج اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کے دین کی خاطر، اپنی قوم کی خاطر، اپنا جان، مال، وقت قربان کرنے کا عہد کرتی ہے تو وہ احمدی عورت ہے۔ آج اگر تمام دنیا کی عورتوں کو اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ دعوتِ مقابلہ دے رہی ہے اور یہ چیلنج دے رہی ہے کہ تم نے اگر نیکیوں پر عمل کرنا اور ان نیکیوں کو پھیلانا ہے تو اس کام میں اے دنیا والو! تم اس احمدی عورت کے نزدیک بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ آج ان نیکیوں کو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی پھیلانے کا دعویٰ کرسکتا ہے تو وہ احمدی عورت ہے۔''

(''الاظہار لذوات الخمار'' جلد سوم حصہ اول صفحہ 190 جلسہ سالانہ برطانیہ 2004 ء مستورات سے خطاب)

خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ ہمیں احسن رنگ میں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

طیب امین

نماز باجماعت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قیام نماز کی طرف متعدد مرتبہ توجہ دلائی ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے بھی نماز کے حوالے سے نصائح فرمائیں۔

نماز کی فرضیت، اہمیت اور برکات کا اکثر ذکر کیا جاتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات و خطابات میں افراد جماعت کو بارہا نماز اور نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ اسلام کی احیاء نو کا کام سپرد فرمایا۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے قیام نماز ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت میں شامل ہونے والے افراد کے لیے جو شرائط مقرر کیں ان میں سے تیسری شرط میں پنجوقتہ نماز کا ذکر ہے۔اس لحاظ سے کسی بھی احمدی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ نماز جیسے عظیم الشان اور اہم ترین فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی یا سستی کرے۔

قرآن کریم میں نماز کا ذکر

قرآن مجید میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے نماز کی اہمیت کو واضح کیا ہے اور پابندی کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ان بے شمار مقامات میں سے چند ایک ہدیۂ قارئین ہیں:

☆...نمازوں کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ

(البقرہ:239)

نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے فرمانبردار بن کر کھڑے رہا کرو۔

☆...نماز باجماعت ادا کرنے کی فرضیت کے حوالے سے قرآن کریم میں ذکر ہے:

وَأَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

(البقرہ:42)

اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

یہ آیات نماز باجماعت ادا کرنے کی فرضیت پر واضح اور صریح دلائل ہیں۔اگر مقصود صرف نماز قائم کرنا ہی ہوتا تو آیت کے آخر میں وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ’’اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو‘‘ کے الفاظ نہ ہوتے، جو نماز باجماعت ادا کرنے کی فرضیت پر واضح نص ہیں۔جبکہ نماز قائم کرنے کا حکم تو آیت کے پہلے حصہ وَأَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ’’اور نماز کو قائم کرو‘‘ میں ہی موجود ہے۔

☆...نماز میں کوتاہی اور سستی کرنے والوں کو منافقین کی صف میں شمار کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ رَہِیۡنَۃٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ ﴿۴۰﴾ فِیۡ جَنّٰتٍ ۟ یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۲﴾ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ﴿۴۳﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ لَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ کُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ کُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴۷﴾ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الۡیَقِیۡنُ ﴿۴۸﴾ فَمَا تَنۡفَعُہُمۡ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیۡنَ ﴿۴۹﴾

(المدثر: آیات 39 تا 49)

ہر شخص اپنے اعمال کے سبب گروی ہے۔مگر داہنے والے۔ باغوں میں ہوں گے، ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ گناہگاروں کی نسبت۔ کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم فضول باتیں کرنے والوں کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ پہنچی۔ پس ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔

احادیث میں نماز کی اہمیت کا بیان

نماز باجماعت کی فرضیت، اور مساجد میں قیامِ نماز کے وجوب پر دلالت کرنے والی احادیث کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

’’میرا ارادہ ہے کہ نماز کھڑی کر دی جائے، پھر میں کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، اور اپنے ساتھ چند لوگوں کو لے جاؤں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، اور نماز میں حاضر نہ ہونے والے لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔‘‘

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

’’ہم اپنے آپ کو دیکھتے تھے، اور نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق واضح ہوتا، یا پھر مریض، اور اگر مریض بھی پیدل چلنے کی طاقت رکھتا ہوتا تو ضرور نماز کے لیے آجاتا۔‘‘

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

’’نبی کریم ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھلائے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس مسجد میں اذان ہو اس میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا۔‘‘

آپؓ مزید فرماتے ہیں:

’’جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل قیامت والے دن مسلمان ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مشروع کیے ہیں، جن میں سے نمازوں کی حفاظت بھی ہے۔ اور اگر تم نے گھروں میں ہی نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں تو تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیا اور جب تم نے نبی کریم ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص بھی گھر سے بہترین وضو کر کے مسجد کا رخ کرتا ہے، تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ ہم اپنے آپ کو دیکھتے تھے، اور نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق واضح ہوتا، یا پھر مریض، اور اگر مریض بھی پیدل چلنے کی طاقت رکھتا ہوتا تو ضرور نماز کے لیے آجاتا۔

☆...جان بوجھ کر بلا عذر نماز چھوڑنے والے کے لیے مقام خوف ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بَیۡنَ الرَّجُلِ وَبَیۡنَ الۡکُفۡرِ وَالشِّرۡكِ تَرۡكُ الصَّلَاۃِ

(مسلم)

مومن اور کافر و مشرک کے درمیان حدّ فاصل نماز ہے۔

ایک جگہ فرمایا:

’’معاملے کی چوٹی اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔‘‘

☆...باجماعت نماز کی فضیلت:

’’باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔‘‘

☆... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس طرح جاتا ہے کہ نماز کے سوا کوئی دوسری چیز اسے نہیں لے جاتی تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ (کا بوجھ) ہلکا کیا جاتا ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک سلامتی بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ باوضو رہتا ہے اور اس کے لیے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس پر سلامتی بھیج، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔تم میں سے ہر ایک جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔‘‘

(بخاری، کتاب الجماعۃ والإمامۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

’’ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی مختصر اور جامع نصیحت فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اس شخص کی طرح نماز پڑھو جو دنیا کو چھوڑ کر جانے والا ہو۔ اور اپنی زبان سے ایسی بات نہ نکالو کہ اگر قیامت میں اس کا حساب ہو تو تمہارے پاس کچھ کہنے کے لیے نہ رہ جائے۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ مال و اسباب ہے اس سے تم بالکل بے نیاز ہو جاؤ۔‘‘

(مشکوۃ کتاب الرقاق الفصل الثالث)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز اور اخلاق ذریعہ شناخت

’’تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کیے جاؤ گے، اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 221)

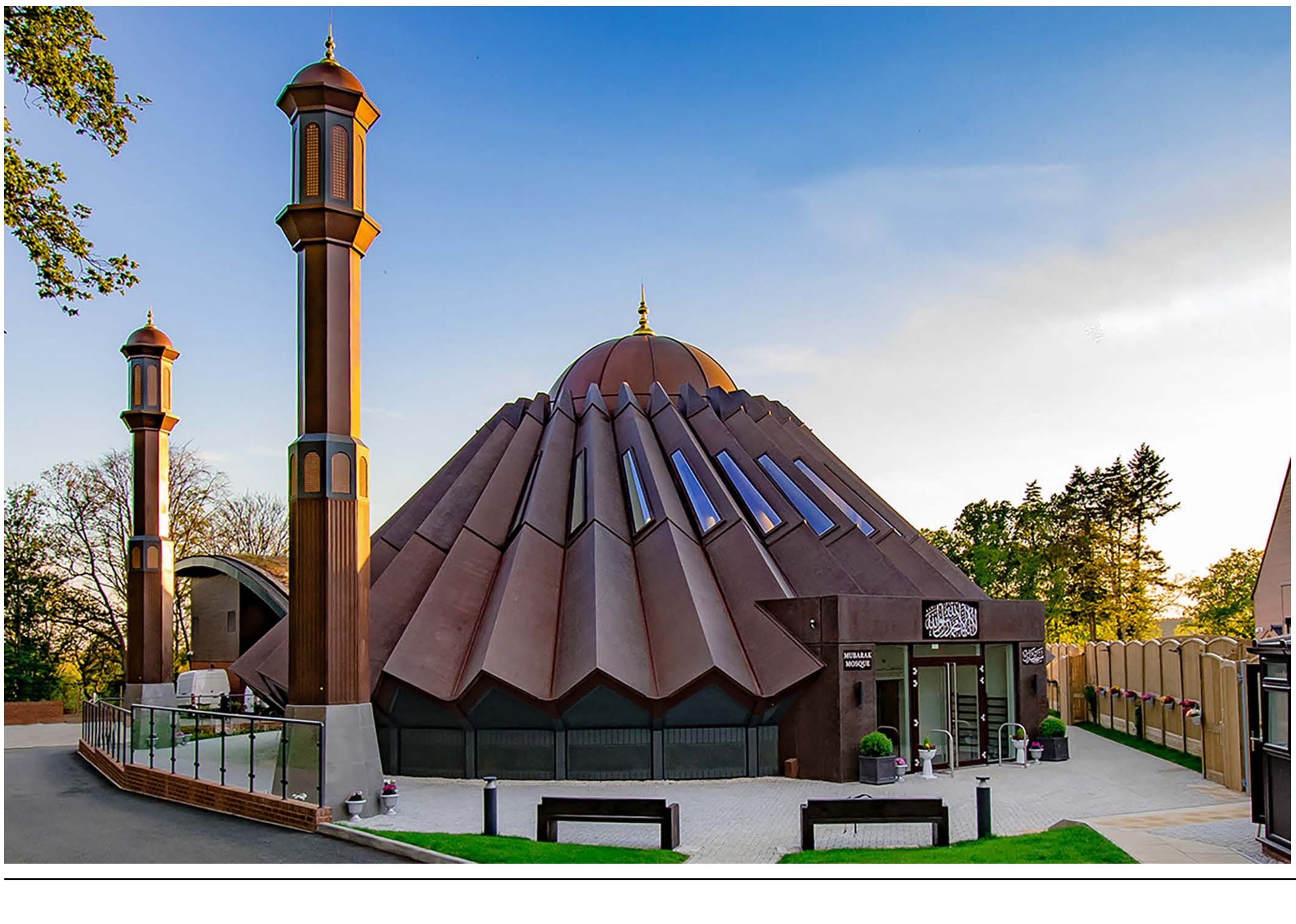

حضرت مسیح موعودؑ کی دردمندانہ نصیحت

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے اور لذات جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591-592 جدید ایڈیشن)

نماز باجماعت کی ضرورت

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس حدیث کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔"

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281 تا 282)

حضرت مسیح موعودؑ کا بیان فرمودہ واقعہ
حضرت مصلح موعودؓ کی زبانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ کی صبح کے وقت آنکھ نہ کھلی اور کھلی تو دیکھا کہ نماز کا وقت گزر گیا ہے۔ اس پر وہ سارا دن روتے رہے۔ دوسرے دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز کے لیے اٹھاتا ہے۔ انہوں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا شیطان ہوں جو تمہیں نماز کے لیے اٹھانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا تجھے نماز کے لیے اٹھانے سے کیا تعلق؟ یہ بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کل جو میں نے تمہیں سوتے رہنے کی تحریک کی اور تم سوتے رہے اور نماز نہ پڑھ سکے اس پر تم سارا دن روتے رہے، فکر کرتے رہے۔ خدا نے کہا کہ اسے نماز باجماعت پڑھنے سے کئی گنا بڑھ کر ثواب دے دو۔ (یعنی اس رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کئی گنا ثواب دینے کا حکم دیا) تو مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا۔ (شیطان کہتا ہے کہ مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا) کہ نماز سے محروم رکھنے پر تمہیں اور زیادہ ثواب مل گیا۔ آج میں اس لیے جگانے آیا ہوں کہ آج بھی کہیں تم زیادہ ثواب نہ حاصل کر لو۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ شیطان تب پیچھا چھوڑتا ہے جب کہ انسان اس کی بات کا توڑ کرتا ہے، اس سے وہ مایوس ہو جاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

(ماخوذ از ملائکۃ اللہ۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 552)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بابت قیام نماز

"نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو، ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی۔ پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔"

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 65-66)

"پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہیں اور مردوں پر یہ مسجدوں میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لیے انتظام ہونا چاہیے۔ یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں۔ یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں، تو ٹھیک ہے۔ اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہیے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12؍فروری 2016ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 4؍مارچ 2016ء)

"اگر تم اس فکر سے نمازوں کی طرف توجہ دو گے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور دنیاوی معاملات ایک طرف رکھ کر اس کے حضور حاضر ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس نیک نیت اور اس کی عبادت کرنے کی وجہ سے تمہارے دنیوی معاملات میں بھی برکت ڈالے گا۔"

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 25)

باجماعت نماز کا جہاں انسان کو ذاتی فائدہ ہوتا ہے، وہاں جماعتی فائدہ بھی ہے اور جو نمازوں پر مسجد میں نہیں آتے یا بعض ایسے بھی ہیں کہ آکر آپس میں رنجشوں کو دور کر کے اُنس اور تعلق پیدا نہیں کرتے انہیں نمازیں پھر کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ کیونکہ ایک نماز کا عبادت کے علاوہ جو مقصد ہے ایک وحدت پیدا ہونا آپس میں اُنس اور محبت پیدا ہونا وہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہیے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہیے تا کہ ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍جنوری 2016ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 5 فروری 2016ء)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازوں کو جو اس کا حق ہے اس طرح ادا کرو۔ مردوں کے لیے نمازوں کا یہ حق ہے کہ پانچ وقت مسجد میں جا کے باجماعت ادا کی جائیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس زمانے میں یہ ادا کرنی مشکل ہیں، ہر جگہ مسجد نہیں ہوتی۔ مسجد نہیں ہوتی تو کوئی نہ کوئی جگہ تو ہوتی ہے۔ مسلمان کے لیے تو ساری زمین ہی مسجد بنائی گئی ہے۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 647)

مدثر ظفر

وڈ فراگ جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوتا ہے

الاسکا میں برف پگھل رہی ہے اور جما دینے والے جاڑے کا اختتام ہو رہا ہے۔ گرمیوں کی آمد آمد ہے اور سبزہ نمودار ہو رہا ہے۔ زمین پر پڑے پتوں کے نیچے ہلچل پیدا ہونا شروع ہوئی ہے۔ 8 ماہ تک برف میں ڈھل جانے والا وڈ فراگ (برفانی مینڈک) اب دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ رہا ہے۔ جانے کب سے یہ تسلسل جاری ہے اور قدرت یہ معجزے ہر سال دھراتی ہے۔ یہ برفانی مینڈک جاڑے کے آغاز پر پوری طرح جم جاتا ہے۔ حتّٰی کہ اس کی آنکھیں بھی برف کے گولوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں، نظامِ تنفس رک جاتا ہے، دل کام نہیں کرتا اور نبض بھی رک جاتی ہے۔ گرمی بڑھتی ہے تو مینڈک کے جمے ہوئے اعضاء میں سے برف پگھلنے لگتی ہے۔ اس کے جسم میں جمی ہوئی برف پانی بن کر بہنے لگتی ہے اور ایک ایک کر کے مینڈک کے تمام اعضاء میں زندگی لوٹنے لگتی ہے۔ برف پگھلنے کے تیس منٹ بعد مینڈک کا دل دھڑکنا شروع کرتا ہے۔ پھر گُل ہو چکی دماغ کی بتی روشن ہوتی ہے اور مینڈک حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ دو دن اس حالت میں گزارنے کے بعد مینڈک خوراک اور جیون ساتھی کی تلاش میں نکل پڑتا ہے۔

سردیوں کے آغاز پر جگر سے Syrupy خارج ہوتا ہے جو قدرتی antifreeze کا کام کرتا ہے اور مینڈک کے خلیوں کو جمنے سے بچاتا ہے۔ اس طرح مینڈک کے خلیوں میں موجود پانی ہی جمتا ہے اور خلیے جمنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل 8 ماہ تک جمے رہنے کے بعد مینڈک جب دوبارہ زندہ ہوتا ہے تو اس کا جسم بالکل صحیح سلامت ہوتا ہے۔ زندہ ہونے کے دو دن بعد مینڈک قریبی تالاب میں جا کر ڈبکیاں لگاتے ہیں اور اگلی برف باری تک کھاتے پیتے موج کرتے ہیں۔ زندگی سے بھرپور گرمیاں گزر چکی ہیں، پھر سے سردیوں کی آمد ہے اور ووڈ فراگ پھر جم کر برف ہو جانے کی تیاری میں ہے۔ یہ بہت زیادہ مقدار میں یورین خارج کرتے ہیں لیکن وہ عام جانداروں کی طرح باہر نہیں بہاتا بلکہ اس کے خون میں ہی اسٹور ہونے لگتا ہے۔ جیسے ہی جما دینے والی ٹھنڈ بڑھتی ہے اس کے خون میں موجود یہ یورین بھی جمنے لگتا ہے۔ خون میں موجود پانی کا ایک ایک قطرہ منجمد ہو جاتا ہے۔ جگر سے گلوکوز خارج ہونے لگتا ہے جب یہ گلوکوز یورین سے تعامل کرتا ہے تو قدرتی طور پر Antifreeze تیار ہونے لگتا ہے، خون کے خلیے اس میں قید ہو کر جمنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ Antifreeze کی وجہ سے خلیوں سے مکمل طور پر پانی کو ختم ہونے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اگر 60% فیصد سے زیادہ پانی ضائع ہو جائے تو خلیے جم کر مردہ ہو جائیں گے اور مینڈک کا دوبارہ زندہ ہونا ممکن نہیں ہوگا۔ مینڈک کا یہ Antifreeze سسٹم اس کے خلیوں کو زندہ رکھتا ہے۔ جمنے کے بعد کے مینڈک کا میٹابولیزم اور دیگر افعال دوبارہ زندہ ہونے تک رک جاتے ہیں۔ پھیپھڑے سانس نہیں لیتے اور دل کام کرنا بند کر دیتا ہے۔ ان کے جسم کا دو تہائی حصہ مکمل طور پر برف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

سردیوں کے سخت موسم میں جب ہر چیز پر برف جم جاتی ہے تو ان مینڈکوں کے لیے اس علاقے کو چھوڑنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ یہ زیادہ فاصلہ تک سفر کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ایسے میں قدرت نے ان کے لیے یہ حل تجویز کیا ہے کہ سردیوں میں ان پر عارضی موت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کی اوسط عمر تین سال تک ہوتی ہے۔ اپنی زندگی میں یہ اسی طرح سردیوں میں مر جاتے ہیں اور گرمیوں زندہ ہو جاتے ہیں۔ یہ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ مِنَ الۡحَیِّ (الانعام:96) وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے کی عملی تفسیر ہے۔

درثمین احمد۔ جرمنی

''عظمت قوم ہے حسن کردار میں''

مختلف معاشروں اور تہذیبوں پر طائرانہ نظر ڈالنے سے علم ہوتا ہے کہ عورت کا وجود وہ اہم جزہے جس کے بغیر کسی بھی معاشرے کی مکمل تصویر کشی کرنا ناممکن ہے۔ اسی بات کا اظہار شاعروں نے کچھ اس رنگ میں کیا ''وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ'' اور اس بات میں کوئی مبالغہ بھی نہیں کیونکہ دنیا کی آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا دنیا میں انسانی زندگی کا انحصار جس قدر مردوں پر ہے اتنا ہی عورتوں پر بھی ہے۔ عورت ہی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے خلقت جیسا اہم فریضہ سونپا ہے۔ تربیت اولاد و نگہداشت کا اہم کام بھی عورت کے ہی سپرد ہے اور اس بات کو دور جدید کے مفکرین اور معاشرتی رہنماؤں نے بھی تسلیم کیا ہے تبھی تو نپولین کا یہ قول تمام دنیا میں مشہور و معروف ہے کہ ''تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز اس بارے میں فرماتے ہیں ''اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں دیگر مذاہب کی نسبت عورت کے درجہ کو بہت بلند کیا گیا ہے۔ گو موجودہ زمانہ میں مغربیت کے اثر کے ماتحت خود مسلمانوں نے عورت کے درجہ کو کم کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور بعض باتوں میں انہوں نے غلط اندازے بھی لگائے ہیں۔۔۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پردہ کے اندر ہی دین سیکھا تھا اور پردہ کے اندر ہی رہ کر وہ دین کی اتنی ماہر ہوگئیں تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ گویا سارے مرد مل کر آدھا دین سیکھ سکتے ہیں اور حضرت عائشہؓ اکیلی آدھا دین سکھا سکتی ہیں۔ حالانکہ حضرت عائشہؓ پردہ کیا کرتی تھیں اور آپؓ نے جو دین سیکھا تھا وہ پردہ کے اندر رہ کرسیکھا تھا

(الفضل انٹرنیشنل 03نومبر تا 09نومبر 2006ء صفحہ 3)

اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز اس بارے میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں ''پس ہمارا خدا ایسا خدا نہیں جو ہر وقت اپنی مٹھی بند رکھے۔ دینے میں بُخل سے کام نہیں لیتا، بڑا دیالو ہے۔ لیکن تمہارے بھی کوئی فرائض ہیں، کچھ ذمہ داریاں ہیں، اُن کو ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بے انتہا بارش تم پر ہوگی۔۔۔۔ اس سلسلے میں ایک اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں: ''اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ صرف گھر کی معلّمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلّمہ کے طور پر بھی۔ ایک حدیث میں حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ اور جہاں تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین کے علم پر حاوی ہیں۔ بعض اوقات آپؓ نے علوم دین کے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپؓ کے پاس دین سیکھنے کے لئے آپؓ کے دروازے پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؓ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔''

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ برموقع جلسہ سالانہ انگلستان 26 جولائی 1986ء)

کیسی خوبصورت بات ہے جس میں نہ صرف اسلام میں عورت کے مقام کو اجاگر کیا گیا ہے، بلکہ عورت کے علم کے معاملہ میں سبقت لے جانے کی مثال بھی سامنے آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں ''پس آج روئے زمین پر صرف احمدی ہیں، آپ ہیں جو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کا مصداق بن کر فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ کو قائم کئے ہوئے ہیں، اس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 09 نومبر 2012ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 30نومبر 2012ء صفحہ 6)

بلا شبہ آج کی مسلمان احمدی عورت دنیا کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ عملی زندگی کے بہت سے میدانوں میں مردوں سے مسابقت اختیار کر چکی ہے اور یہ اعزاز صرف ہمارے خاص خطے کی خواتین تک محدود نہیں بلکہ اس مغربی معاشرے اور نامساعد ماحول کے باوجود ہماری خواتین نا صرف عائلی زندگی میں بطور ماں، بیٹی، بیوی، اپنا کردار خوبصورتی سے نبھا رہی ہیں بلکہ بحیثیت استاد، ڈاکٹر، وکیل، صحافی، آرکیٹیکٹ اور مختلف شعبوں میں اپنی تمام تر تعلیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مصروف عمل ہیں اس کے ساتھ ساتھ مالی قربانی، دعوت الی اللہ، خدمت خلق، مہمان نوازی اور رفاہِ عامہ کے میدان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ یعنی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں وہ مردوں کے شانہ بشانہ نہ کھڑی ہوں اور معاشرے کی فلاح و بہبود میں اپنا مرکزی کردار نہ ادا کر رہی ہوں۔ اور یہی وہ لگن، وہ جذبہ ہے جس کا تقاضا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''مردوں کے مقابلہ میں عورتوں نے قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو روح ہماری عورتوں نے دکھائی ہے اگر وہی روح ہمارے مردوں کے اندر کام کرنے لگ جائے تو ہمارا غلبہ سو سال پہلے آجائے۔ اگر مردوں میں بھی وہی دیوانگی اور وہی جنون پیدا ہو جائے جس کا عورتوں نے اس موقع پر مظاہرہ کیا ہے تو ہماری فتح کا دن بہت قریب آجائے۔''

(''اوڑھنی والیوں کے لئے پھول'' حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مستورات سے خطابات کا مجموعہ حصہ اوّل، صفحہ 410، 411)

اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں ''بچہ کی سب سے اعلیٰ تربیت گاہ اس کی ماں ہے۔ پس اس لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری ساری عورتیں یہ ذمہ داری ادا کرنے والی ہو جائیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی وہ ضمانت بن جائیں گی۔'' (ماخوذ از لجنہ اماء اللہ سنجیدگی سے عورتوں کی اصلاح کرے، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 296) ان کے دین کو سنوارنے والی بن جائیں گی۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا بھی ماؤں کا کام ہے اور یہ بھی عہد ہے۔ آپ کے عہد میں شامل ہے۔ ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا ماؤں کا کام ہے۔ برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا ماؤں کا کام ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 21 تا 27 اکتوبر 2016 صفحہ 6)

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں ''پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے اس کی حفاظت اس کا کام ہے کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدس پر حرف آتا ہو عورتوں کو کام کرنا ہے۔۔۔ اس لئے ایسا کام کریں پڑھائی میں ایسی لائن احمدی بچیاں چنیں جو اُن کو فائدہ دینے والی ہوں اور انسانیت کو بھی فائدہ دینے والی ہو۔۔۔ وہ علم حاصل کیا جائے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا یعنی علم الابدان و علم الادیان۔ احمدی بچیاں پڑھائی میں عموماً ہوشیار ہوتی ہیں انہیں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔ اور دین کی تعلیم تو ہر احمدی مرد و عورت کے لئے لازمی ہے۔ اس سے دنیا کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ بچیوں کے لئے ان کے لئے زبانیں سیکھنا بڑی اچھی بات ہے اس سے بہت فائدہ ہو گا جماعت کو بھی فائدہ ہو گا ترجمہ کرنے والی میّسر آجائیں گی دنیا کو بھی فائدہ ہو گا۔ آپ کی نسلوں کو بھی فائدہ ہو گا۔ تو بچیوں کو ایسے مضامین لینے چاہئے جو ان کے لئے انسانیت کے لئے آئندہ نسلوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور سب سے بڑھ کر دین سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے

(''الازھار لذوات الخمار'' جلد سوم حصہ دوم صفحہ 11-10 جلسہ سالانہ برطانیہ 2006 مستورات سے خطاب)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج احمدی خواتین اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے نہ صرف اپنی آئندہ نسلوں کی بہترین رنگ میں تربیت کرنے والی ہیں بلکہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی زندگیاں وقف کر کے معاشرے اور ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود میں بھی نہایت موثر کردار ادا کر رہی ہیں۔

جن میں شعبہ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت مختلف منصوبوں کی تکمیل میں امداد ہے۔ گزشتہ برسوں میں شعبہ خدمت خلق لجنہ اماء اللہ کے تحت خون کے عطیات اکٹھا کرنے کا انتظام ہے، جس میں کافی تعداد میں خواتین بھی حصہ لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کی غریب بچیوں کی شادی کے لئے جہیز و بنیادی اشیاء کی فراہمی میں مدد کے لئے ''مریم شادی فنڈ'' کے نام سے بھی اس شعبے کے تحت بھرپور کام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بوڑھوں کے لئے قائم کردہ اداروں میں وقتاً فوقتاً خواتین اور بچیاں اکٹھی ہو کر پھول اور ہاتھ سے نیک خواہشات کے کارڈز وغیرہ بنا کر لے جاتی ہیں۔ اور خاص مواقع پہ اظہار یک جہتی کے طور پر پھول اور کارڈز کے ساتھ چھوٹے چھوٹے تحائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب کبھی کسی غیر متوقع صورت حال یا ہنگامی حالات کا سامنا ہو اور کسی بھی قسم کی مدد اور تعاون کی ضرورت پڑی تو مردوں کے شانہ بشانہ خواتین نے بھی اس میں بھرپور حصہ لیا اور تعاون کیا۔ اس کی ایک مثال پچھلے سالوں میں ہزاروں کی تعداد میں بے سروسامانی کی حالت میں آئے ہوئے مختلف ممالک کے مہاجرین کی مدد کرنا ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس سلسلہ میں متعلقہ محکمہ سے رابطہ کر کے اپنی خدمات پیش کی گئیں اور ہر قسم کا تعاون کرنے کی یقین دہانی کی گئی اور ان کے مقرر کردہ دنوں کے حساب سے گروپس کی صورت میں احمدی خواتین مہاجرین کیمپس میں جاتیں اور اپنی خدمات پیش کرتی رہی ہیں۔ اس دوران ان کو اشیائے خورد و نوش، کپڑوں اور محکمہ کی طرف سے مہیا لسٹ کے مطابق دوسری اشیاء بھی مہیا کی گئیں، اس کے علاوہ یہاں کے معاشرتی نظام سے متعارف کروانا، مختلف اداروں میں ان کی ترجمانی اور دیگر معاملات میں مدد کی گئی۔ اللہ کے فضل سے بہت سی احمدی خواتین اپنے بچوں کے سکول اور کنڈر گارڈن میں والدین کی نمائندہ کے طور پر منتخب ہو کر اچھا کام کر رہی ہیں۔ پھر بہت سے ایسے اداروں کے ساتھ مل کر کام کیا جاتا ہے جو بطور سوشل ورکر بے سہارا عورتوں کی مالی امداد، اور خواتین کی بہبود کے لئے عطیات اکٹھے کرتے ہیں۔ امسال بھی شعبہ صنعت و حرفت اور خدمت خلق کے تحت لجنہ اماء اللہ نے ہزاروں کی تعداد

بقیہ صفحہ 4 پر

مبارک احمد منیر۔ نمائندہ الفضل برکینا فاسو

اجتماع خدام الاحمدیہ ریجن واگاڈوگو برکینا فاسو

جماعت احمدیہ برکینا فاسو دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرتی چلی جارہی ہے اور ہر سال ہزاروں افراد جماعت احمدیہ کی آغوش میں آتے چلے جارہے ہیں۔ ان افراد کی تعلیم و تربیت کے لیے اور نظام جماعت میں ان کو شامل کرنے کے لیے ہر سال برکینا فاسو میں اجتماعات اور جلسہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے اسی سلسلہ میں واگاڈوگو ریجن کے خدام الاحمدیہ کو اپنا ریجنل اجتماع 30 تا31 اکتوبر 2021 کو Tampouy جماعت میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اجتماع سے پہلے Tapsoba Issouf ریجنل قائد خدام الاحمدیہ واگاڈوگو کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جنھوں نے تمام کام بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ اجتماع سے پہلے ریجنل قائد صاحب واگاڈوگو نے مختلف جماعتوں کے دورہ جات کیے اور خدام کو اجتماع کے لیے تیار کیا۔ اجتماع کی تمام تر تیاری میں ناصر اقبال صاحب ریجنل مشنری واگاڈوگو نے ہرموقع پر خدام کی راہنمائی کی اور جماعتی روایات کوملحوظ رکھنے کی تلقین کرتے رہے۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط لکھا۔ امسال اجتماع کے لیے واگاڈوگو کی ایک جماعت Tampouy کا انتخاب کیا گیا۔جس کا مقصد یہ تھا کہ علاقہ کے دوسرے غیراحمدی حضرات تک بھی احمدیت کی خوبصورت تعلیم پہنچانے کی توفیق مل جائے اور یہ اجتماع ایک خاموش تبلیغ کا کام بھی دے سکے۔

اجتماع کا آغاز 30 اکتوبر 2021 کو ہوا۔ تمام خدام ظہر کی نماز تک مقررہ جگہ پر پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ دو بجے دوپہر کو افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت Kone Daouda کونے داؤدا صاحب صدر خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر صاحب نے خدام سے عہد لیا اور حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا گیا۔ اس کے بعد ریجنل قائد صاحب نے شاملین کو خوش آمدید کہا۔ اور آخر میں صدر صاحب خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے خدام کو نصائح کیں اور دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ ان مقابلہ جات میں فٹ بال، رسہ کشی، دوڑ ۱۰۰ میٹر اور ریلے ریس کے مقابلہ جات شامل تھے۔ چنانچہ تمام مقابلہ جات خدام اور اطفال کے الگ الگ کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات کو دیکھنے کے لیے علاقہ کے دوسرے افراد بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

شام 6 بجے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔ نمازوں کے بعد درس دیا گیا۔ بعد ازاں مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، اذان، حفظ قرآن، قصیدہ، تقریر بزبان فرنچ، تقریر فی البدیہہ، دینی معلومات اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات شامل تھے۔ یہ تمام مقابلہ جات خدام اور اطفال کے الگ الگ کروائے گئے۔

31 اکتوبر کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا چنانچہ نماز تہجد کے بعد فجر کی نماز ادا کی گئی اور درس دیا گیا۔ ناشتہ کے بعد بقایا ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ اختتامی تقریب کا آغاز صبح ۹ بجے ہوا۔ اختتامی تقریب کے لیے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو تشریف لائے اور خدام الاحمدیہ کی حوصلہ افزائی کی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد خدام الاحمدیہ، نظم کے بعد ایک خادم نے ’’نوجوانوں کی ذمہ داریوں اور جدید زمانہ میں روحانی اور مادی ترقی کرنے کے لیے اسلامی تعلیم پر عمل کرنا ضروری ہے‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں پوزیشن لینے والے خدام اور اطفال میں امیر صاحب نے انعامات تقسیم کیے اور حاضرین اجتماع کو نصائح فرمائیں۔ اجتماع کا اختتام دعا سے ہوا۔ بعد ازاں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور حاضرین اجتماع کو کھانا پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس اجتماع پر 17 جماعتوں سے 293 خدام و اطفال شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو شاملین اجتماع کے لیے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں ایمان و وفا میں بڑھائے۔ آمین ثم آمین۔

ارشاد امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

’’نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرمادی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں‘‘۔ آجکل کے بعض کاروباری بھی یہی بہانے کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہمیں نماز معاف فرمادی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ ’’مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا‘‘ کہ صاف ہیں کہ نہیں۔ ’’اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے‘‘۔ دو بہانے ہیں، ایک کیونکہ جانور پالنے والے ہیں اس لئے پتہ نہیں کپڑے صاف بھی ہیں کہ نہیں اور نماز کے لئے حکم ہے کہ صاف کپڑے پہنو اور دوسرے کاروبار بھی ہے۔ دونوں صورتوں کی وجہ سے وقت نہیں ملتا۔ ’’تو آپؐ نے (آنحضرت ﷺ نے) اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسؤل کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے‘‘ یعنی جس سے مانگا جارہا ہے، اس کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ ’’اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کرکے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اس کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کار بند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے‘‘۔

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے، اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرتِ کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 189 جدید ایڈیشن)

(خطبہ جمعہ 22/ فروری 2008ء)

حامد اقبال۔شعبہ تاریخ جامعہ احمدیہ جرمنی

جامعہ احمدیہ جرمنی میں مقابلہ جات

خدا کے فضل سے جامعہ احمدی جرمنی کا تدریسی سال 2021-22 جاری ہے۔ مجلس علمی، مجلس العاب و مجلس ارشاد کے تحت پرگراموں کا انعقاد جاری ہے چند منعقد ہونے پروگراموں کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی

الحمد للہ مؤرخہ 27 اکتوبر 2021ء کو مجلسی علمی جامعہ احمدیہ جرمنی کے تحت مقابلہ مضمون نویسی منعقد ہوا۔ مضمون لکھنے کے لئے ''خلافت اقوام عالم کے لئے راہنما'' کا موضوع چنا گیا۔

مضمون لکھنے کے لئے طلبہ کو ایک گھنٹے کا وقت دیا گیا۔ اس مقابلہ میں کل 15 طلبہ نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ مضمون نویسی میں اول پوزیشن عزیزم مأمون فاروق درجہ شاہد نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن عزیزم مبارز احمد بھٹی درجہ رابعہ نے جبکہ تیسری پوزیشن عزیزم عدنان احمد بٹ درجہ رابعہ نے حاصل کی۔

مقابلہ تیز پیدل چلنا

مؤرخہ 6 نومبر 2021ء کو مجلس العاب تحت جامعہ احمدیہ جرمنی میں مقابلہ ''تیز پیدل چلنا'' منعقد ہوا۔ مقابلہ کے کامیاب انعقاد کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط لکھا گیا۔

مکرم پرنسپل صاحب کی منظوری سے مختلف شعبہ جات اور ان کے نگران مقرر کر کے ان کے ذمے کاموں کی تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ مقابلہ کا انعقاد جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ہی ہونا تھا اسلئے مقابلہ سے ایک دن قبل چلنے کے لئے ایک ٹریک جو 500 میٹر پر مشتمل تھا تیار کیا گیا ہر طالب علم نے اس ٹریک کے 12 چکر یعنی 6 کلومیٹر پیدل چلنا تھا۔ اسی طرح مقابلہ میں حصہ لینے والے طلبہ کو مقابلہ کے قواعد سمجھائے گئے اور ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی جس تیز پیدل چلنے کے حوالے سے معلومات تھیں۔

مقابلہ کے آغاز سے قبل سب طلبہ جامعہ کے اسمبلی ہال میں جمع ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا جو عزیزم مامون فاروق صاحب (متعلم درجہ شاہد) نے کی۔ عزیزم عمیر الیاس صاحب (متعلم درجہ شاہد) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اقتباس پیش کیا۔ بعد ازاں طلبہ کو انکے مقرر کئے نمبر کے مطابق لائن میں کھڑا گیا اور مکرم پرنسپل صاحب نے دعا کروا کے مقابلہ کا آغاز کروایا۔

اس مقابلہ میں عزیزم ارسلان چیمہ (درجہ رابعہ) نے 43 منٹ اور 21 سیکنڈ میں 12 چکر مکمل کر کے اول پوزیشن حاصل کی۔ دوم پوزیشن عزیزم مامون احمد (درجہ اولیٰ) نے حاصل کی جنہوں نے 43 منٹ اور 21 سیکنڈ میں 12 چکر مکمل کئے اور عزیزم جاذب احمد (درجہ ثالثہ) نے 43 منٹ 58 سیکنڈ میں 12 چکر مکمل کر کے سوم پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح گروپس میں اول پوزیشن امانت گروپ نے، دیانت گروپ نے دوسری اور قناعت گروپ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین مقابلہ کی استعدادیں بڑھائے۔ آمین۔

مقابلہ پیغام رسانی

مؤرخہ 10 نومبر 2021 ء کو مجلس علمی کے تحت ''مقابلہ پیغام رسانی'' کا انعقاد ہوا۔ مقابلہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ماہد الیاس درجہ ثانیہ نے کی۔ بعد ازاں عزیزم رضوان اللہ سندھو درجہ رابعہ نے مقابلہ کے قواعد پڑھ کر سنائے۔

اس مقابلہ میں ٹیم کے پہلے ممبر کو ایک پیغام دیا جاتا ہے اور وہ پیغام باری باری ٹیم کا ممبر اگلے ممبر تک زبانی پہنچاتا اور آخری ممبر نے وہ پیغام لکھ کر جمع کروانا ہوتا ہے۔ جس ٹیم کا پیغام سب سے زیادہ درست آخر تک پہنچے وہ فاتح قرار پاتی ہے۔

آج کے اس مقابلہ میں کل 9 ٹیموں نے حصہ لیا۔ ہر ٹیم پانچ طلبہ پر مشتمل تھی۔ پیغام کو یاد اور آگے منتقل کرنے کے لئے ٹیم کے پہلے ممبر 2 منٹ جبکہ باقیوں کے لئے ایک منٹ مقرر تھا۔ اور آخری ممبر نے پیغام لکھ کر جمع کروانا تھا۔ اس مقابلہ میں اول پوزیشن ٹیم عزیزان عدنان احمد بٹ، ارسلان احمد چیمہ، سید اعتزاز احمد شاہ، مبارز احمد بھٹی اور رضوان اللہ سندھو پر مشتمل قرار پائی، دوسری پوزیشن عزیزان خلیق حمید، طلحہ نعیم، ظافر محمود، فائز احمد اور عدنان گل کی ٹیم نے حاصل کی جبکہ تیسری پوزیشن عزیزان عبد الباری سمیع، عبد الرافع راجپوت بھٹی، سفیان احمد چیمہ، سلیمان جوئیہ، اور سفیر ابرہیم کی ٹیم نے حاصل کی۔

مقابلہ کے اختتام پر مکرم نوید الظفر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ جرمنی نے نتائج کا اعلان کیا اور دعا کے ساتھ اس مقابلہ کا اختتام ہوا۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

معزّز شعراء متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ اور اپنے انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ پاکستان میں روزنامہ الفضل ربوہ کی بندش کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اخبار کو لندن سے آن لائن جاری فرما دیا ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك

جماعت احمدیہ کے اس آرگن میں ایک کالم منظوم کلام کے لئے مخصوص ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء عظام اور احمدی شعراء کا کلام بھی شائع ہوتا ہے۔ آپ سے اپنا تازہ کلام جو صرف اور صرف اخبار الفضل آن لائن کے لئے لکھا ہو۔ درج ذیل ای میل پر بھجوانے کی درخواست ہے۔

Info@alfazlonline.org

آپ سے الفضل کی ترقی و ترویج کے لئے جہاں کوشش کرنے کی درخواست ہے وہاں اس کے لئے دُعا کی بھی درخواست ہے۔ یہ اخبار آج دنیا بھر میں اردو پرنٹ میڈیا میں سب سے زیادہ لمبی عمر پانے والا اخبار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا علمی و روحانی فیض جاری رکھے اور اس نہر سے بہت سوں کو مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔ درج ذیل ویب پر جا کر اس کو Download کر کے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا اس کی Apps بھی اپنے فونز پر ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں۔ جو یہ ہیں

• آفیشل ویب سائیٹ

https://www.alfazlonline.org

• ایپ اینڈرائیڈ فون

https://play.google.com/store/apps/details?id=org.alfazlonline.alfazlonline&hl=en_GB&gl=US

• ایپ Apple فون

https://apps.apple.com/gb/app/alfazl-online/id1500041209

(ایڈیٹر)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

تسبیح بعد کی ایجاد ہے

ایک شخص نے ذکر کیا کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں۔ یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔

فرمایا: ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں رکھا کرتا تھا اور کوچہ میں سے گذر رہا تھا۔ راستہ میں ایک بڑھیا نے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے۔ اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں ان کو کون گن سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 13 مطبوعہ 2010)

مرسلہ: فرخ شبیر لودھی۔ مبلغ سلسلہ لائبیریا

طلوع وغروب آفتاب

18 دسمبر 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:30	17:42
مدینہ منورہ	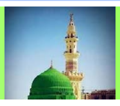	05:36	17:37
قادیان		05:56	17:27
ربوہ		05:35	17:07
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:34	15:56